بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:..................

ماہنامہ

اخبار احمدیہ ہمبرگ

نگران و مدیر حیدر علی ظفر
کتابت مظفر احمد خورشید

جلد 2 ~ شمارہ 1 ~ ماہ جنوری / صلح 1978

— حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

<u>لجنہ اماء اللہ ہمبرگ</u> = ماہ دسمبر میں ہمارے بعض بھائیوں کی بیگمات ہمبرگ میں تشریف لے آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کا یہاں آنا مبارک کرے۔ آمین۔ بہنوں کا تعارف یوں ہے۔

1۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم محمد یاسین صاحب اختر   2۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم خواجہ حمید احمد صاحب

3۔ " " " خورشید احمد صاحب   4۔ " " " نصیر الدین احمد صاحب

5۔ " " " نعیم الدین صاحب وسیم

<u>ھجری و شمسی مہینوں کے نام</u> =

	ھجری	ھجری شمسی	انگریزی
1	محرّم	صلح	جنوری
2	صَفر	تبلیغ	فروری
3	ربیع الاوّل	امان	مارچ
4	ربیع الثانی	شہادت	اپریل
5	جمادی الاول	ہجرت	مئی

6	جمادی الثانی	احسان	جون
7	رجب	وفا	جولائی
8	شعبان	ظہور	اگست
9	رمضان	تبوک	ستمبر
10	شوال	اخاء	اکتوبر
11	ذوالقعدہ	نبوت	نومبر
12	ذوالحج	فتح	دسمبر

اس وقت ھجری کا 1398 اور ھجری شمسی کا 1357 سال گزر رہا ہے۔

وعدہ جات تحریکِ جدید۔ تحریکِ جدید کے چند مزید وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

1 -	مکرم مطیع الرحمان	50.00 DM	7 -	محترمہ امتہ السلام خانصاحبہ	40.00 DM
2 -	" مہدی خان	" 60.00	8 -	مکرم ناصر احمد مسعود	" 67.00
3 -	" سرور احمد	" 50.00	9 -	" نذیر احمد وڑائچ	" 100.00
4 -	" محمود احمد ناصر	" 50.00	10 -	" ناصر محمود چیمہ	" 60.00
5 -	" شبیہہ احمد	" 60.00	11 -	Drs. Adang Suhendar	" 700.00
6 -	" منیر احمد ملک	" 300.00			

کُل عام و انتم بخیر۔ عربی زبان میں نئے سال کی مبارک کیلئے جو جملہ استعمال ہوتا ہے وہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ عربی زبان میں عام کے معنی سال کے ہوتے ہیں۔

میں آپ سب کو "نئے سال کی مبارکباد" دیتا ہوں۔ خدا کرے کہ یہ سال ہم سب کیلئے مبارک ہو۔ جماعت کیلئے مبارک ہو اور سب سے بڑھ کر اسلام و احمدیت کے حق میں پہلے سالوں سے بڑھ کر زیادہ مبارک ثابت ہو۔ اور ہم اسلام و احمدیت کی خاطر پہلے سے بڑھ کر زیادہ قربانیاں پیش کرنے والے ثابت ہوں۔ اس سال کی 28 فروری تک ہم نے اپنے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے 4/15 حصہ کی ادائیگی کرنی ہے۔ البتہ جنہوں نے 1977ء میں وعدہ جات کیے تھے۔ یا جو احباب اب وعدے کر رہے ہیں وہ تو اپنے وعدہ کا بارہواں حصہ ادا کرینگے۔

تنظیمِ نَو = تنظیم نو کے عنوان کے تحت پہلے بھی دو بار کچھ لکھا گیا ہے۔ احباب کی سہولت کیلئے اس کی آسان اور ہر ایک کیلئے قابلِ فہم وضاحت یوں بھی کی جا سکتی ہے۔ کہ جو احباب نئے جرمنی میں آتے ہیں انکو ممکن ہے کہ اپنے صوبے کا جلد علم نہ ہو سکے البتہ ان کو اپنے شہر یا دیہات کے پوسٹ کے نمبر کا تو ضرور علم ہوگا۔ اس لحاظ سے وہ اپنے شہر یا دیہات کے نمبر سے معلوم کر سکیں گے کہ اُن کا تعلق کس مشن سے ہوگا۔ جن شہروں کے نمبروں کے ساتھ 1 یا 2 یا 3 یا 4 کا ہندسہ شروع میں لگتا ہے۔ ان کا تعلق ھمبرگ مشن سے ہوگا۔ اور جب شہر یا دیہات کے ساتھ 5 یا 6 یا 7 یا 8 کا ہندسہ لگتا ہوگا ان کا تعلق فرانکفرٹ مشن سے ہوگا۔ مثلاً

1000	BERLIN
2381	FAHRDORF-FELT
325	HAMELN
4830	GÜTERSLOH

ان شہروں کا یا دیہات کا تعلق ھمبرگ مشن سے ہوگا۔

5750	MENDEN
6233	KELKHEIM
7600	OFFENBURG
8858	NEUBURG

ان شہروں کا یا دیہات کا تعلق فرانکفرٹ مشن سے ہوگا

ولادت = مکرم محمود احمد خان صاحب کے گھر ماہ دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ نومولود کو صحت و عافیت سے رکھے اور والدین کیلئے قُرَّۃُ العَین بنائے۔ آمین۔

درخواستِ دُعا = مکرم سید مبارک احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ کئی ہفتوں سے بیمار ہیں۔ پچھلے دنوں اُن کا ایک آپریشن بھی ہوا ہے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کی درخواست کی جاتی ہے۔

خدمتِ دین = مکرم ارشد محمود صاحب (جو کہ BIELEFELD میں رہائش پذیر ہیں) نے اپنی رخصت کے ایام ھمبرگ میں گزارے۔ دو ہفتے تک وہ ہمہ تن میرے ساتھ مشن کے کاموں میں مشغول رہے اور دفتری کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔ جزاہ اللہ اَحْسَن الجزاء۔

ایک شعر

خدمتِ دین کو اِک فضلِ اِلٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

جماعت ہائے مغربی جرمنی کا

تیسرا جلسہ سالانہ

مرتبہ - مکرم بہادر خانصاحب کھوکھر
نزیل - ہمبرگ مغربی جرمنی -

ماہِ اکتوبر میں اخبار احمدیہ ہمبرگ کے ذریعہ یہ خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی کا تیسرا جلسہ سالانہ دسمبر کے آخر میں منعقد ہوگا - ایک ماہ قبل اس جلسہ کی تاریخوں کا اعلان بھی کر دیا اور پھر پروگرام بھی بھجوا دیا گیا - یہ جماعتِ احمدیہ ھمبرگ کا تیسرا جلسہ سالانہ تھا جسے اب جماعتہائے احمدیہ مغربی جرمنی کے سالانہ اجلاس میں تبدیل کر دیا گیا ہے - مجھے اس سے قبل بھی دونوں جلسوں میں شامل ہونیکا موقع ملتا رہا - مَیں نے اپنی تعطیلات جلسہ کے دنوں میں ہی لینے کا پروگرام بنایا ہوا تھا - گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی جلسہ کی کاروائی ریکارڈ کرنے کی ذمہ داری مجھے ہی سونپی گئی تھی مگر اس دفعہ تو جلسے کا سماں ہی اور تھا - کیا پروگرام کے لحاظ سے اور کیا حاضری کے لحاظ سے اور کیا انتظامات کے لحاظ سے - اس دفعہ اس مسجد کی زندگی میں کسی جلسہ میں ریکارڈ حاضری تھی یعنی 250 کے قریب احباب شامل ہوئے جن میں سے 30 کے قریب غیراز جماعت دوست بھی تھے - احباب نے مسجد کے اندرونی حصہ کے علاوہ مسجد کے ہال اور دفتر میں بیٹھ کر جلسہ سُنا - مستورات اور بچوں کے لئے مہمان خانہ کے دونوں کمروں میں انتظام کر دیا گیا -

جلسہ سالانہ کی تیاری - جلسہ سالانہ کی تاریخوں کے اعلان کے ساتھ ہی انتظامات کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی جس نے محترم امام حیدر علی صاحب ظفر کی سربراہی میں ہی جملہ انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچایا - اس دفعہ حاضری کی زیادہ توقع تھی اور بیرونی جماعتوں سے مستورات کے آنے کی بھی اطلاعات تھیں - اس لئے مستورات کیلئے مہمان خانہ والے دو کمرے مخصوص کر دیے گئے - اور ان میں سپیکر نصب کر دیے گئے - اس ملک میں اتنے افراد کیلئے کھانا پکانا بھی کوئی آسان کام نہیں تھا - تاہم ایک احمدی دوست کے ذریعے ایک فرم کے کچن میں ہمارے احباب خود کھانا تیار کر کے لاتے رہے - رہائش کا مسئلہ بھی بہت نازک تھا - کچھ احباب تو مختلف احمدی بھائیوں کے پاس ٹھہرے البتہ کچھ افراد کیلئے مختلف ہوٹلوں میں انتظام کیا گیا تھا - ھمبرگ کے احباب تو کئی دنوں سے اس کے انتظامات میں مصروف تھے -

اور اپنے باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کیلئے چشم براہ تھے۔ بیرونی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب جوق در جوق 23 دسمبر کو ہی مسجد فضل عمر ہمبرگ میں پہنچنے شروع ہوگئے۔ مغربی جرمنی میں 24 دسمبر کو خراب موسم یعنی آندھی بھی احمدیت کے ان پروانوں کا راستہ نہ روک سکی۔ الحمد للہ۔ کہ 42 مختلف شہروں اور دیہات میں سے 108 احباب نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ فرانکفرٹ چار قافلوں کی صورت میں یعنی ایک بس اور تین کاروں پر اجتماعی طور پر شرکت کیلئے 51 احباب تشریف لائے۔ مکرم نور احمد صاحب بولستاد نے جماعت احمدیہ ناروے کی نمائندگی فرمائی۔ مکرم سید منصور احمد صاحب انگلینڈ سے تشریف لائے۔ اجلاس اوّل زیر صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر امام مسجد فضل عمر ھمبرگ اور انچارج احمدیہ مسلم مشنری مغربی جرمنی منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو محترم حفیظ الرحمٰن صاحب انور نے کی۔ اس کے بعد حضرت مسیح پاک کا منظوم کلام "اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار" خوش الحانی سے محترم محمد یاسین صاحب اختر نے سنایا۔

بعد ازاں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے مکرم و محترم وکیل التبشیر کا وہ روح پرور پیغام اردو زبان میں پڑھ کر سنایا جو کہ اس موقعہ کیلئے آپ نے مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر کو بھجوایا تھا۔ اس پیغام کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی سنایا گیا۔

برادران کرام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ امر معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ جرمنی اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ جلسہ بہت مبارک کرے اور آپ اس کی برکات سے حصہ پانے والے ہوں۔ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تو اس کی وجہ یہی بیان فرمائی کہ احباب جماعت اکٹھے ہوں اور نیکی اور تقویٰ کی باتیں سنیں اور آپس میں میل ملاقات سے اپنے تعلقات بڑھائیں۔ اور محبت اور اخوت میں اضافہ کرتے جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جرمنی میں رہنے والے احباب بھی اس جلسہ کی روحانی برکات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ آپس میں میل ملاقات سے اپنی محبت اور اخوت میں اضافہ کریں گے۔

یہ بات آپ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ دین کے کاموں میں حصہ لینا اور تبلیغ اور اشاعت کرنا۔ دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنا محض مبلغ کا کام ہی نہیں بلکہ ہر مومن کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ کلمہ حق دوسروں تک پہنچائے۔ اور یہ بات آپ اچھی طرح

جان لیں کہ غلبۂ اسلام تقدیر الٰہی ہے۔ خدا اپنے پیارے بندوں کیلئے بڑی غیرت رکھتا ہے۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شوکتِ اسلام کے جو وعدے کیے ہیں وہ ہر حال پورے کرے گا۔ اور آپ اب اپنی آنکھوں سے اس کے نشانات ابھرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ کہ کس طرح عیسائیت کا سورج عروج سے زوال پذیر ہو رہا ہے اور اسلام جو ابھی ماضی قریب میں بہت ہی خستہ حالت میں تھا اب ترقی یافتہ قوموں کی توجہ کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ پس یہ وقت ہے کہ آپ جو اس وقت دنیا کے متمدّن ترین ملک میں رہتے ہیں اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور خدمتِ اسلام کو اپنا شعار بنائیں کیونکہ فتح اسلام وہ تقدیر ہے جو بدلی نہیں جائیگی اور اپنے عملی نمونہ سے غیر مذاہب کے لوگوں میں اسلام میں دلچسپی پیدا کریں۔ پس

ؔ بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

بعدہٗ محترم صدر جلسہ نے جرمن زبان میں افتتاحی خطاب فرمایا اور بعد میں اردو زبان میں بھی۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات تلاوت کیں۔ جس کے بعد آپ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض بیان کی اور یہ بھی بتایا کہ جب بھی دنیا میں ضلالت و گمراہی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے اپنے کسی فرستادہ کو بھیجتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی جب اسلام کا صرف نام ہی رہ گیا تھا اور مسلمان سیدھی راہ سے بھٹک چکے تھے اور قرآن کے صرف الفاظ ہی رہ گئے تھے۔ اور دنیا بزبانِ حال ایک مصلح کو پکار رہی تھی تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان کی بستی میں مبعوث فرمایا۔ یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت ہی تھی۔ آپ کی پہلی بعثت اُمّیوں میں ہوئی اور دوسری بعثت آخرین میں ہونی تھی۔ سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ کی آیت میں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مثل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہی الفاظ میں آپؑ کی بعثت کی غرض بیان کی اور حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ نیک عمل اور اعلیٰ نمونہ سے اسلام کی اشاعت کرنے والے ہوں۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والے بنیں۔

آپ نے تنبیہہ فرمائی کہ ہمیں صرف اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ ہم آہستہ

قرآنی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ کے مصداق ہیں۔ بلکہ ہم اس کے مصداق اسی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ جب ہم اپنی زندگیاں انہی کے لائحہ عمل میں ڈھال لیں اور اپنی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنے قول و فعل سے اسلام کی اشاعت و تبلیغ کریں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہمارے یہ اجلاس غلبۂ اسلام کی کڑی ہیں اور ہمارے یہ اجلاس اُس پہلے جلسہ سالانہ کی کڑی ہیں جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے خود اپنے دستِ مبارک سے رکھی۔ ہمیں اس مبارک جلسہ کی کامیابی اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کیلئے ہر وقت خاص ان دنوں میں دعائیں کرنی چاہییں اور زیادہ سے زیادہ وقت درود شریف اور تسبیح و تمہید کے ورد میں گزارنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح پاک کی جلسہ سالانہ کے متعلق دعائیں پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح جلسہ کے آغاز کا اعلان کیا۔

اجلاس دوم

اس اجلاس کا آغاز 16.20 بجے زیرِ صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم امتیاز احمد صاحب کاہلوں نے کی۔ اس کے بعد "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر مکرم مبارک صاحب (MUBARAK OSEI KWASI) قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہمبرگ نے انگریزی زبان میں ایک مؤثر و مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مکتبۂ فکر کے لوگ۔ مختلف اقوام و طبقے اور مذاہب اللہ تعالیٰ کے وجود کو مختلف نظریوں اور ناموں سے تسلیم کرتے ہیں۔

منکران باری تعالیٰ کی ہستی کے نظریوں کو قرآن کریم اور عقلی دلائل سے رد کیا۔
آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی سونگھنے کی طاقت کھو بیٹھے تو خوشبو کی موجودگی کا انکار صحیح نہیں۔ سورۃ اخلاص کی آیات سے آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اللہ تعالیٰ کا بے نیاز ہونا ثابت کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ دنیا کی کوئی چیز بھی یک جائی برقرار نہیں رکھ سکتی۔ مثلاً سب سے چھوٹی چیز ایٹم بھی عناصر کا مجموعہ ہے۔

ہستی باری تعالیٰ کے سلسلے میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعد میں آپ نے کہا کہ انسان قرآن کریم کے مطالعہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے ہی صحیح رنگ میں ہستی باری تعالیٰ کی اہمیت سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس اجلاس میں "خلافت کی اہمیت" کے عنوان پر مکرم منصور احمد خان صاحب ۔ امام مسجد نور فرانکفورٹ (جرمنی) نے انگریزی اور اردو میں ایک روح پرور خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا شروع سے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت چلی آرہی ہے کہ بنی نوع انسان جب گمراہ ہوجاتے ہیں تو رحیم و رحمان خدا اُن کی راہنمائی کیلئے اپنا فرستادہ یعنی نبی بھیجتا ہے جو وحی الٰہی پاکر اپنے ماننے والوں کو خوشخبریاں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہے۔ کچھ عرصہ وہ اپنے ماننے والوں میں گزار کر فوت ہوجاتا ہے تو اس کی وفات پر کچھ کمزور ایمان کمر توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوے شروع کر دیتے ہیں کہ نبی کے نزول کی غرض و غائیت پوری نہیں ہوئی حالانکہ اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کا یعنی خلافت کا نزول فرماتا ہے تو اس کے ماننے والے اس خلافت کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے ہیں۔

اور ہزار مخالفتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب و کامران کرتا ہے۔ اور اس طرح نبی کے وحی اور الہامات جو اس کی زندگی میں ابھی پورے نہیں ہوئے ہوتے۔ خلافت کے زمانہ میں پورے ہوجاتے ہیں۔ اور اسلام ترقی کرتا ہے۔ اس طرح خلافت راشدہ کے تیس سالوں میں اسلام نے جو نمایاں ترقی کی وہ بعد کے تیرہ سو سال کے عرصہ سے زیادہ تھی۔ لیکن جب نبی کے ماننے والے خلافت حقہ سے منسلک نہیں رہتے تو اللہ تعالیٰ اُن سے خلافت سے وابستگی پر یقین بھی چھین لیتا ہے۔ مکرم امام صاحب نے مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ قرآن کریم نے صحابہ رضی اللہ علیہم اجمعین (یا امت محمدیہ) کو خیر الامت کا مقام عطا فرمایا۔ لیکن جب انہوں نے بھی خلافت کے مقام کو نہ پہچانا تو تیس سال کے قلیل عرصہ کے بعد اُن سے خلافت چھین لی۔

قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روشنی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلعم کے زمانہ کے تیرہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے وجود میں قدرت ثانیہ کا دوبارہ نزول کریگا۔ تو گویا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے وجود بابرکت میں قدرت ثانیہ کا یہ نزول ہوا۔ آپ نے بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنی زندگی میں بنی نوع انسان تک پہنچایا۔ آپ کو یہ کام سونپا گیا کہ تمام بنی نوع انسان کو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ گو آپ نے تبلیغ اسلام کا بہت زیادہ کام کیا لیکن یہ کام آپ کی زندگی میں پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا تو آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے یہ پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خلافت کے مقام کو پہچانیں اور اس سے وابستہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اجلاس سوئم -

یہ اجلاس 7.30 بجے شام زیرِ صدارت مکرم و محترم منصور احمد خالد صاحب امام
مسجد نور فرانکفورٹ منعقد ہوا - تلاوت قرآن کریم مکرم ملک شریف احمد صاحب نے کی - جس کے
بعد مکرم رانا مبشر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے
تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا -

بعدہٗ محترم چوہدری ناصر احمد صاحب ناصر نے "پیشگوئی بابت جان الیگزینڈر ڈوئی" کے
عنوان پر تقریر کی - آپ نے فرمایا - حضرت مسیح موعودؑ نے اشاعتِ اسلام کے پیشِ نظر اپنے
مخالفین کو مباہلہ کی دعوتیں دیں - بعض نے تو خاموشی اختیار کر لی اور بعض نے دعوت کو قبول
کر لیا - اِن میں سے ایک جان الیگزینڈر ڈوئی بھی تھا - یہ سکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا - اپنی
ذہانت پر ہمیشہ گھمنڈ کیا کرتا تھا اور عیسائیت کے ایک حلقہ کا انچارج بھی تھا - اور یہ بدقسمت
اپنی شوخی میں اتنا بڑھا کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ یہ بدزبان حضرت نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بدکلامی کرنے لگا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
اسے سمجھانے کی کوشش کی - جب نہ سمجھا تو آخر ستمبر 1902ء میں آپ نے اسے مباہلہ کیلئے
تحریری دعوت بھجوائی - اس نے جواب نہ دیا - آپ نے دوبارہ 23 اگست 1903ء کو اس کو
دعوت بھجوائی تو اسے حواریوں اور دوسرے لوگوں کے اصرار پر دعوتِ مباہلہ کو قبول کرنا
پڑا - اس کے ساتھ ہی بدزبانی پر بھی اتر آیا - اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں کیڑے
اور بیوقوف (نعوذ باللہ من ذالک) کے الفاظ بھی استعمال کیے -

دعوتِ مباہلہ قبول کرنے کے بعد فوراً اسے پہلی اخلاقی شکست کا سامنا یوں کرنا پڑا کہ
اسے بغیر باپ کی ولادت کے ہونا ثابت کر دیا گیا - اس کے بعد اسے فالج کا ایسا حملہ ہوا جس سے اس
کی زبان بند ہو گئی - اس کی بیماری کے دوران اس کی بیوی اور بچوں نے اسے ملنا چھوڑ دیا - اپریل
1906ء میں حواریوں نے اس کی زندگی میں ہی نئی قیادت کا چناؤ کر لیا - اس طرح وہ ہر لحاظ سے
شکست کھاتا ہوا 9 مارچ 1907ء کو فوت ہو گیا - اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ
کا وہ الہام "وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کو چھوڑ دے گا" لفظ بلفظ پورا ہوا (الحمد للہ علیٰ ذالک)

جان الیگزینڈر ڈوئی کی وفات کے بعد امریکہ کی کئی اخباروں نے اس پورے واقعہ
کو بڑی تفصیل سے شائع کیا اور اس کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی پوری فوٹو بھی دی - اور آپؑ

کے حق میں بڑے بڑے مضمون شائع کیے۔

بعدہٗ محترم یاسین صاحب اختر نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام "کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبداء الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کے آخر میں مکرم حبیب اللہ صاحب طارق کی تقریر بعنوان "اسلام میں انسانی حقوق" تھی۔ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات سے انسانی حقوق میں برابری کا ہونا ثابت کیا۔ اشرف المخلوقات انسان کو ہر لحاظ سے برابری کے حقوق حاصل ہیں۔ شکل و صورت کے لحاظ سے کسی کو برتری حاصل نہیں۔ اسلام نے نہایت ہی خوبصورت پیرایہ میں خواتین کو بھی برابری کے حقوق دیے ہیں۔ حتیٰ کہ بوڑھے، بیمار، بچے اور شکست خوردہ دشمن کو بھی برابری کے حقوق دیے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر رسول ہوں۔ آپؐ نے ایک موقعہ پر صحابہ رضی اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا۔ کہ تم دشمن پر بھی اُس وقت تک تلوار نہ اٹھانا جب تک وہ مقابلہ کیلئے تلوار نہ اٹھالے۔ بچے، بوڑھے اور شکست خوردہ دشمن پر بھی تلوار مت اٹھانا۔ یہ تھے انسانی حقوق جو آنحضرتؐ نے دشمنوں کو بھی عطا فرمائے۔ اسی طرح خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی بنی نوع انسان کو پورے پورے حقوق حاصل تھے۔ گویا حضرت عمرؓ نے اپنی پیٹھ مبارک پر گندم کی بوری اٹھا کر غریب کے گھر تک پہنچائی۔

ایک طرف تو اسلام نے بنیادی حقوق یہاں تک دیے کہ قبول اسلام کو بھی اپنی خواہش پر رکھ دیا۔ جبراً نہیں۔ اور دوسری طرف عدل و انصاف کا معیار یہ رکھ دیا کہ جب تک کسی کا جرم ثابت نہ کیا جاسکے وہ آزاد ہے۔ اور جو کسی پر بغیر کسی ثبوت کے الزام لگائے وہ مجرم ہے۔

مکرم طارق صاحب نے کہا کہ اقوام عالم نے جنیوا کانفرنس میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو پوری انسانیت کو حقوق دینے کا فیصلہ کیا حالانکہ اگر اسلامی تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو ۱۰ ذوالحج ۱۰ھ کو یہی انسانی حقوق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں دیے تھے۔

اس تقریر کے ساتھ ہی اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہٗ 8.30 بجے شب احباب نے اجتماعی کھانا تناول کیا جس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

"تبلیغی سرگرمیاں تصویری زبان میں"

کھانے کے تھوڑے عرصہ کے بعد رات 9.25 پر ایک بہت ہی دلچسپ پروگرام

شروع ہوا - مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر نے حاضرین کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی بعض سلائیڈز دکھائیں - یہ سلائیڈز سکولوں کے مختلف گروپوں کے مسجد میں بیٹھنے اور محترم امام کی اسلام کے متعلق سوال و جواب کی تصاویر تھیں - بعض سلائیڈز چرچ (ELMSHORN CHURCH) کے ہال میں تقاریر کرنے کے موقعہ کی تھیں - بعض شہریوں کا ایک گروپ کی شکل میں مسجد میں آنے اور ان مواقع پر تقسیم لٹریچر اور ان لوگوں سے محترم امام صاحب کے سوال و جواب کی تصاویر تھیں -

پھر ایک سکول کی لائبریری کیلئے سکول کے ٹیچر کو قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ دینے کا منظر نظر آیا - بعض سکولوں میں تقاریر کرنے کی سلائیڈز بھی تھیں - کلاسوں کے تختہ سیاہ پر کلمۂ طیبہ بھی لکھا ہوا نظر آیا - سب سے بڑھ کر یہ کہ بعض دفعہ تو بچوں نے اپنی کاپیوں پر بھی کلمۂ طیبہ کے الفاظ نقل کر لیے - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل خاص سے ان کے دلوں پر جلد از جلد کلمۂ طیبہ تحریر فرما دے - آمین - الغرض یہ دلچسپ پروگرام رات کو 10.40 پر ختم ہوا -

دوسرا دن

باجماعت نماز تہجد اور غلبۂ اسلام کیلئے دعائیں - جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا - صبح ساڑھے چھ بجے مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر نے نماز تہجد پڑھائی - جس میں خشوع و خضوع کے ساتھ غلبۂ اسلام کیلئے دعائیں کی گئیں - نماز فجر کی ادائیگی کے بعد آپ نے قرآن مجید کا درس دیا - جس میں آپ نے سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور اس میں مذکور عباد الرحمان کی صفات کو بیان کیا - کہ وہ زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان کا جاہلوں سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ سلام کہہ کر جھگڑے وغیرہ سے پہلو تہی کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے رب کے حضور رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں - اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو اسراف سے کام نہیں لیتے اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں - وغیرہ وغیرہ -

اجلاس چہارم

یہ اجلاس صبح 10.45 پر زیر صدارت محترم منصور احمد خان صاحب امام مسجد نور فرانکفرٹ منعقد ہوا - اجلاس کا آغاز محترم افتخار احمد صاحب بھٹی نے تلاوت قرآن کریم سے کیا - اس کے بعد خواجہ رفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح پاک ؑ کا منظوم کلام " حمد و ثنا اسی کی جو

ذات جاودانی" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم عبدالرحیم احمد صاحب نے "نافلہ موعود کا دور"
کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جن
میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک موعود پوتے کی خوشخبری دی تھی۔ اور یہ پیشگوئی حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پوری ہوئی۔ دورِ نافلہ موعود کا آغاز 8/9 نومبر کی
درمیانی شب کو حضرت المصلح الموعودؓ کی وفات کے بعد ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے نافلہ موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو قبولیتِ دعا کے نشان سے نوازا۔ آپ کی
دعاؤں کے نتیجہ میں بیماروں نے شفا پائی۔ اور بے اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے اولاد نرینہ عطا فرمائی۔
آپ ہی کے دور میں حضرت مسیح موعودؑ کا الہام " بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں
گے" لفظ بلفظ پورا ہوا۔ یعنی گیمبیا کے سربراہِ مملکت مسٹر ایف۔ ایم۔ سنگھاٹے مرحوم نے
درخواست پیش کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کی خاطر ایک ٹکڑا
حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بعض تحریکوں کا ذکر کیا اور احباب
سے گذارش کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔

بعد ازیں مکرم وسیم احمد صاحب چوہدری فرانکفرٹ نے "ہماری ذمہ داریاں" کے
عنوان پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اقوال زریں احباب جماعت
کو سنائے۔ آپ نے کہا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نوجوان قوموں کا
سرمایہ ہوتے ہیں۔ ہم جو اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے احمدی مسلمان ہیں۔ ہمارا کام پوری دنیا کو
دینِ محمد مصطفیٰ سے روشناس کرانا ہے۔ اور یہ کام اس وقت تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ
سکتا۔ جب تک ہم اپنی اصلاح نہ کریں۔

ہمارا ہر قدم ہر میدان میں پہلے سے آگے ہونا چاہیے۔ ہم جو مغربی جرمنی میں رہ رہے ہیں۔
ہمیں نمایاں کردار، حسنِ سلوک اور اخلاق پیش کرنا چاہیے۔ ہمیں جماعت کی ہر تحریک اور ہر مساعی
میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ آخر میں آپ نے درویش فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے
کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کروائی۔

اس جلسہ کے آخر میں محترم صدر جلسہ مکرم منصور احمد خان صاحب نے "تثلیث
اور مسئلہ نجات" کے عنوان پر ایک موثر و مدلّل تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم۔ بائیبل اور
عقل انسانی کی رو سے اس مسئلہ کا رد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ پرانے عہد نامے میں بھی ایک خدا
کا ذکر ہے۔ جبکہ عیسائیت کے مختلف حلقوں نے بتدریج اس نظریہ کو بدل کر تین خداؤں کا عقیدہ پیش کیا۔

جس میں ہر ایک کو برابری دیتے ہیں اس نظریے سے یا تو تینوں کو نامکمل تسلیم کرنا پڑے گا یا پھر ان تین ناموں کی ضرورت نہیں ۔

عیسائیت کے نجات کے نظریۂ کفارہ کو رد کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ اگر تھوڑی دیر کیلئے تسلیم بھی کر لیا جائے کہ حضرت آدمؑ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تھی تو بھی یہ امر خلاف عقل ہے ۔ کہ اس کے نتیجہ میں آدمؑ کی نسل گنا ہگار ہوئی اور بائبل کی رو سے یہ غلطی نیکی اور بدی کی پہچان سے قبل ہوئی سو اس کو گناہ سے موسوم نہیں کیا جا سکتا نہ ہی اس سے سزا کے مستحق آپ ٹھہرتے ہیں ۔ عیسائی عقیدہ نے خدا کی صفت عدل کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے گنا ہگار نسل انسانی کی سزا کو ضروری جان کر اس کی سزا مسیح کو دی ہے ۔ حالانکہ بائبل کی تعلیم کی روشنی میں جو کوئی گناہ کریگا اُسے سزا دی جائے گی ۔ اور اگر دوسرے کو سزا دی جائے تو گویا اللہ تعالیٰ کی یہ صفت زیادہ شدت سے زد میں آئیگی ۔

بائبل کی رُو سے حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے گناہ کی سزا یہ بیان کی گئی ہے ۔ کہ جب بھی حوا کی بیٹی بچہ جنے گی تو وہ درد کے ساتھ جنے گی اور آدمؑ کا کوئی بیٹا بھی محنت اور مشقت کیساتھ روزی کمائے گا ۔ تو اگر یسوع مسیح سب کی سزا بھگت چکے ہیں تو ابھی تک یہ سزا کیوں جاری ہے ۔

اس عقیدہ کا مرکزی نقطہ تو یہی ہے کہ مسیح صلیب پر فوت ہوئے ہیں ۔ اور اگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو اس نظریہ کا رد ہو جاتا ہے ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس نظریہ کا رد قرآن کریم سے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی سچائی کے کئی الہامات اور نشانات پا کر کیا ۔ اور اپنی جماعت کو یہ مرکزی نقطہ دیا کہ تم عیسائیوں کو ثابت کر دو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں ۔ لیکن صلیب پر نہیں فوت ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ اس اجلاس کا اختتام 12.45 بجے ہوا ۔

اجلاس پنجم

یہ اجلاس زیر صدارت مکرم امام حیدر علی صاحب ظفر منعقد ہوا ۔ اس اجلاس کا آغاز 1.20 بجے دوپہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا ۔ جو مکرم فضل الٰہی صاحب طاہر نے کی ۔ بعد ازیں محترم محمد یاسین صاحب اختر نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام "اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے" خوش الحانی سے سنایا ۔ اجلاس کے شروع میں ایک جرمن سکول ٹیچر MR. MICHL نے احباب سے خطاب کیا ۔ MR. MICHL ہمبرگ سے سینتالیس کلومیٹر دور ایک سکول میں ٹیچر ہیں ۔ یہ صاحب اوائل 87ء میں 9 بار مختلف کلاسوں کو مختلف اوقات میں مسجد میں لے کر آئے ۔ اور انہی کلاسوں

میں محترم امام صدر مسلی صاحب ظفر نے سکول میں جا کر اسلام پر تقاریر کی تھیں ۔ MR. MICHL نے
اپنے جذبات کا اظہار جرمن زبان میں کچھ یوں کیا۔ "ان دنوں یورپ میں کرسمس منایا جا رہا ہے ۔ اور
لوگ ایک دوسرے کو تحفے دیتے ہیں ۔ مجھے آپ نے اپنے اس عظیم اجتماع میں مدعو کر کے بہت بڑا تحفہ
دیا ہے ۔ میں آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں ۔ میں نے ۷ سال عیسائیت کی تعلیم حاصل کی تاکہ میں
پادری بن سکوں ۔ لیکن ان سات سالوں میں مجھے تسکین قلب حاصل نہ ہو سکا ۔ میں نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی تعلیم کا مکمل مطالعہ کیا ہے ۔ آپؑ نے کہیں بھی خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ۔ بلکہ
نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آپؑ کی تعلیم کی رُو سے اسلام ۔ عیسائیت سے
حضرت عیسیٰؑ سے زیادہ نزدیک ہے ۔ میں نے اسلامی تعلیم کا بھی مطالعہ کیا ہے ۔ اس غرض کیلئے
میں نے کئی اسلامی مراکز کی VISIT بھی کی ہے ۔ لندن مشن میں عبدالوہاب صاحب آدم سے اسلامی
تعلیم پر گفتگو کرنے کا موقع ملا ۔ نائیجیریا میں بھی مسلم مشن میں گیا ۔ اور اب میرا ارادہ ہے کہ
ایران ۔ پاکستان اور انڈیا بھی جاؤں ۔

بعد ازاں نور احمد صاحب بولستاد نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا ۔ کہ اللہ تعالیٰ
پاک ہے ۔ اس کے نزدیک ہونے کیلئے پاک ہونا ضروری ہے ۔ قربانی سے انسان پاک ہو جاتا ہے ۔ اس
سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے ۔ یہ چیز انسان کی فطرت میں رکھی ہے کہ وہ اپنی خواہش سے
یا رضامندی سے قربانی پیش کرے ۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا " کہ یورپین لوگ صرف
اپنی خواہش سے مذہب کے علاوہ "اوپیرا" میوزک جس کے لئے وقت کے علاوہ دولت بھی
خرچ کرنی پڑتی ہے ۔ بخوشی کرتے ہیں ۔ یہ لوگ تو یہ کام لاعلمی کی بنا پر کرتے ہیں ۔ لیکن ہم جو احمدی
مسلمان ہیں ۔ ہمیں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی غرض سے قربانیاں دینی ہیں ۔ اور خدا کے
فضل سے ہم ہر قسم کی قربانیاں دے رہے ہیں ۔ لیکن ہمیں اس معیار کو اور بڑھانا چاہیے ۔

آپ نے مزید بتلایا کہ قربانی دینے میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو خود مختاری دے رکھی ہے ۔
حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زبردستی بھی لے سکتا تھا ۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسلام کو خود ایک
آن میں پوری دنیا میں پھیلا دیتا ۔ لیکن نہیں ۔ انسان کو خود مختاری دی گئی ۔ قربانی کی اللہ تعالیٰ کو
ضرورت نہیں ۔ بلکہ یہ خود انسان کی بھلائی کیلئے ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے بیٹے کی
قربانی مانگی تو آپؑ نے اپنے بیٹے کی رضامندی سے یعنی بڑی خوشی سے قربانی پیش کر دی ۔ اللہ تعالیٰ
اس پر خوش ہو گیا ۔ اس نے اس قربانی کو پورے عالم اسلام میں سال میں ایک دفعہ فرض کر دیا ۔
اس تعلیم کی روشنی میں ہم احمدی بھائیوں نے پاکستان میں 1974ء جانی اور مالی قربانیاں بخوشی

12

پیش کیں -

آپ نے فرمایا کہ کیا قربانی کوئی بوجھ ہے؟ کمزور ایمان تو کہہ سکتا ہے لیکن ہم احمدی مسلمان جو سچے دل سے آخرت پر ایمان رکھتے ہیں - ہم بڑی خوشی سے ہر قربانی دینے کا مضبوط عزم رکھتے ہیں
اللہ تعالیٰ ہمیں اس عزم کو برقرار رکھنے کی ہر وقت توفیق دے - آمین -

اس کے بعد MR. MUBARAK OSEI KWASI قائد مجلس خدام الاحمدیہ ھمبرگ نے ایک مختصر تقریر کی اور فرمایا کہ ہمیں جو احمدی مسلمان ہیں - جن پر یہ فرض عائد ہوتا ہے - کہ ہمیں پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا ہے - چاہیے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنی اصلاح کریں
ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں یورپ کے ترقی یافتہ ملک میں رہنے کا موقع ملا ہے - ہمیں چاہیے کہ ہم لوگ ان تک اسلام کا پیغام احسن رنگ میں پیش کریں - ہمیں اپنا محاسبہ اس طرح کرنا چاہیے کہ کوئی ہم پر انگلی نہ اٹھا سکے -

بعدہٗ مکرم ملک شریف احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" سنایا -

2.35 بجے بعد دوپہر محترم صدر جلسہ و امام مسجد فضل عمر ھمبرگ نے احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الوصیت" کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے - جن کی رو سے اللہ تعالیٰ سے بشارت پا کر حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے نظام وصیت کا اجراء فرمایا -
اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اس کتاب سے دعا پڑھ کر سنائی - اور دوستوں کو تلقین کی کہ اس نظام میں جوق در جوق اور بڑھ چڑھ کر شامل ہوں - اس طرح ہم اپنی قربانیاں بڑھا سکیں گے - آپ نے بیعت کی شرائط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں دین کو دنیا پر ہر لحاظ سے مقدم رکھنا ہے -
جب ہم اس عارضی زندگی کیلئے بہت ہی ساز و سامان کرتے ہیں تو ہمیں ابدی زندگی کے لئے بھی فکر کرنی چاہیے - محترم امام صاحب نے احباب جماعت سے پرزور اپیل کی کہ انہیں وصیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے - تم خدا کی ایک برگزیدہ جماعت ہو - اس لئے تمہیں اشاعت اسلام کیلئے قربانیاں دینی چاہییں - میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نظام پر عمل کرنے کی جلد از جلد توفیق عطا فرمائے - آمین - اس کے بعد آپ نے بیرونی جماعتوں سے آنے والے مہمانوں - منتظمین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا - اور دوسرے شہروں میں جانے والے احباب کیلئے بخیر و خوبی منزل مقصود پر پہنچنے کی دعا کی - جس کے بعد بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ اجتماعی دعا ہوئی - جو آپ نے ہی کروائی -

★ اس کے بعد اجتماعی کھانا ہوا اور بعد ازاں احباب کو واپس جانے کی اجازت دی - اس طرح یہ تیسرا ★ جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل - حضور کی دعاؤں اور دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:....................